Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ | فون ۴۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ؛ ۵ فتح ۱۳۵۳ہش ؛ ۵ دسمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن ابھی فلو کی کچھ تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا:-

کل سارا دن پسلی میں درد کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں

پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے اور صدق اور صبر اور وفا کا نمونہ دکھائے

"بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادرِ مطلق جانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے یہ نادانی ہے مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اوّل ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے اللہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمّہ ہے اسے بجا لائے یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑھ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس امت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لے گا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱)

"عشرہ وقفِ جدید"

برائے وصولی و ترسیل رقوم

احباب جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ فتح ۱۳۵۳ہش (مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۴ء) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہے لہذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰ فتح (یکم تا ۱۰ دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرماویں۔ کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصول ہے جو ماہِ رواں کے اندر وصول ہونی چاہیئے۔ لہذا غیر معمولی توجہ، محنت اور دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کما حقہ، خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ان کی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسی خواتین کی ضرورت ہے جو تنوروں اور لوہوں پر روٹی پکا سکیں۔ تمام لجنات ایسی خواتین کی فہرستیں بنا کر بھجوا دیں اور یہ بھی اطلاع دیں کہ ان کا قیام کہاں ہوگا اور کس تاریخ کو ربوہ پہنچیں گی۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبدالحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۵ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

رُوحانی حیات اور اس کا مدار علیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور اسے غیر محدود جد و جہد اور غیر محدود ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کی ترقی کی راہ میں کبھی کوئی مقام ایسا نہیں آسکتا کہ جسے وہ اپنی آخری منزل قرار دے سکے۔ ہر مقام جو وہ حاصل کرتا ہے عارضی اور درمیانی ہوتا ہے کیونکہ اُس مقام پر پہنچنے کے ساتھ ہی اگلے مقام کے لئے جد و جہد شروع ہو جاتی ہے اِس طرح جد و جہد اور حصول ترقیات کا لامتناہی سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔

غیر محدود جد و جہد اور غیر محدود ترقی کا یہ سلسلہ ظاہری اور باطنی ہر دو لحاظ سے انسانی زندگی میں جاری و ساری ہے یعنی جسمانی اور مادی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں کہ اگر وہ ان کو پورے طور پر کام میں لائے تو وہ دنیا میں غیر محدود ترقیات حاصل کر سکتا ہے اور اسی طرح روحانی لحاظ سے بھی اسے ایسی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی گئی ہیں کہ اگر وہ ان کی نشو و نما میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے تو غیر محدود روحانی ترقیات کے دروازے اس کیلئے کھل سکتے ہیں۔ چنانچہ اِسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔ (التّین آیات ۵ تا ۷)

یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم اسے ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیتے ہیں باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لاتے اور مناسب حال اعمال بجالاتے ہیں سو ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

ان آیات میں ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجالانے کے نتیجہ میں کبھی نہ ختم ہونے والے اجر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ کبھی نہ ختم ہونے والے اجر یعنی غیر محدود ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ بھی غیر محدود ہوں یعنی ایمان مسلسل بڑھتا اور ترقی کرتا رہے اور اسی طرح اعمال صالحہ کا بھی بلحاظ کیفیت ترقی پذیر ہونا ضروری ہے۔ اگر ایمان میں کوئی ترقی نہ ہو اور وہ اتنا ہی رہے جتنا کہ پہلے روز تھا اور اسی طرح اعمال صالحہ بجالانے میں بھی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق فزوں سے فزوں تر نہ ہو رہا ہو تو پھر اجر بھی غیر محدود نہیں ہوگا۔ غیر محدود اجر یا بالفاظ دیگر غیر محدود روحانی ترقی کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کا بلحاظ کیفیت ترقی پذیر ہونا ضروری ہے۔ جب انسان ایمان میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اعمال صالحہ بجالانے میں اس کا ذوق و شوق فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جاتا ہے تو اس کے لئے غیر محدود روحانی ترقی کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بعض انبیاء کی ایسی دعائیں بھی مذکور ہیں جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بعض ایسے مقامات طلب کئے ہیں کہ جو منصب نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے انہیں بدرجۂ اولیٰ پہلے ہی حاصل تھے، مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا مانگی کہ:-

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔

(الشعراء آیت ۸۴)

اے میرے ربّ! مجھے صحیح تعلیم عطا کر اور نیکوں میں شامل کر۔

اب اس کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نیکوں میں شامل نہ تھے بلکہ آپ کی اس دعا سے مراد یہ تھی کہ اے خدا جو علم تُو نے مجھے عطا کیا ہے اور جس اعلیٰ رُوحانی مقام پر تُو نے مجھے فائز فرمایا ہے اس کے زیرِ اثر تُو مجھے اپنے ایمان اور نیکیوں میں مسلسل ترقی کرتے چلے جانے کی ایسی توفیق عطا فرما کہ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ یعنی لامحدود رُوحانی ترقیات اور مقاماتِ قرب مجھے ملتے چلے جائیں۔ روحانی ترقی اور مقامات قرب میں آخری منزل کبھی نہ آئے بلکہ میں ایک منزل کے بعد دوسری منزل طے کرتا چلا جاؤں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کی اہمیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے ایک موقع پر ایمان اور اعمال صالحہ کے ضمن میں فرمایا:-

اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ؛ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ۔

(مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

سنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دِل ہے۔

اِس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دل کی پاکیزگی پر ہی زور نہیں دیا ہے بلکہ علی الخصوص دل کی مثال بیان کر کے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ جس طرح زندگی کا دار و مدار دل کی مسلسل اور غیر منقطع حرکت پر ہے اسی طرح روحانی حیات اور روحانی ترقی کا دار و مدار اِس امر پر ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ میں جمود کی کیفیت کبھی نہ پیدا ہونے پائے بلکہ ضروری ہے کہ ایمان بڑھتا اور ترقی کرتا رہے اور اعمال صالحہ بجالانے میں ذوق و شوق اور ولولہ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی جائے۔ جونہی ایمان اور اعمال صالحہ میں جمود کی کیفیت رونما ہوگی روحانی موت کا واقع ہونا یقینی ہو جائیگا۔ پس ایمان اور اعمال صالحہ میں مسلسل ترقی کرنا ازبس ضروری ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"کسی شخص کو خواہ کتنا بلند مقام حاصل ہو چکا ہو یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس نے ترقی کے تمام مدارج کو طے کر لیا ہے کیونکہ جب بھی یہ خیال اس کے دل میں پیدا ہوگا وہ تنزل کی طرف گرنا شروع ہو جائے گا۔ قوموں کی تباہی اور ان کے ادبار کی بڑی وجہ یہی ہوا کرتی ہے کہ بعض دفعہ افراد یہ خیال کر لیتے ہیں کہ انہوں نے ترقی کے تمام مدارج طے کر لئے ہیں۔ جب یہ وسوسہ ان کے دلوں میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو وہ تنزل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِس دنیا کو ایسا متحرک بنایا ہے کہ کوئی ذرّہ ایسا نہیں جو حرکت نہ کر رہا ہو۔ کسی کی حرکت دائرہ کی صورت میں ہوتی ہے اور کسی کی حرکت آگے کی طرف ہوتی ہے۔ بہرحال کوئی ذرّہ ایسا نہیں جو متحرک نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے انسانی زندگی کا مرکز قلب بنایا ہے اور وہ بھی ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ اگر اس کی حرکت سکون سے بدل جائے تو اُسی وقت انسانی زندگی ختم ہو جائے۔ یہی حالت ایمان کی ہے۔ ..... جب روحانی لحاظ سے کسی کے قلب میں فتور واقع ہو جائے تو اس کی وہ قوت ممیزہ جو نیکی اور بدی میں فرق کرنے والی ہوتی ہے ماری جاتی ہے اور اس کی حالت گرتے گرتے یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ انسان اپنی کسی حالت پر بھی قانع اور مطمئن نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام کی طرف ترقی کرنے کی کوشش کرتا رہے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم زیر تفسیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵)

الغرض روحانی حیات اور روحانی ترقی کے لئے ایمان کا ہر گھڑی اور ہر لحظہ بلا توقف مسلسل متحرک رہنا یعنی اس کا بڑھنا اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جانا ازبس ضروری ہے۔ اسی طرح اعمالِ صالحہ میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت کا فزوں سے فزوں تر ہونا بھی انتہائی لازمی اور ناگزیر ہے۔ حقیقی مومنوں کے ایمان کو مسلسل بڑھانے اور اسے مضبوط سے مضبوط کرنے نیز اعمال صالحہ بجالانے میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت میں سلسلہ وار اضافہ کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ ان پر وقفہ وقفہ سے ابتلاء ضرور وارد کرتا ہے۔ وہ ایک ابتلاء کے بعد دوسرے ابتلاء کو خوش آمدید کہتے اور اس طرح ایمان اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے رُوحانی طور پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ مسلسل اپنے ایمان میں اضافہ کر کے اور اعمال صالحہ پر ابھارنے والے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو تیز سے تیز تر کر کے عند اللہ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور پھر یہ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ انہیں ملتا چلا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن بندہ ہر قسم کے دکھ اور راحت میں ہمیشہ راضی بقضا رہتا ہے

(مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ کے حکم سے جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احیاء و تجدیدِ اسلام اور اشاعت و تبلیغ دینِ متین کے لئے "جماعتِ احمدیہ" کا قیام فرمایا تو آپ نے جماعت میں شامل ہونے کے لئے دس شرائطِ بیعت کا اعلان فرمایا ان میں پانچویں شرط یہ قرار دی :-

"یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر یک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔"
(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک بیعت کنندہ پر یہ شرط اس لئے عائد کی تھی کہ آپؑ کو معلوم تھا کہ ایک مومن بندہ بعض دفعہ آزمایا جاتا ہے اور باوجود تدابیر اور دعا کے بھوک، پیاس، بیماری، موت، غربت و ذلّت، ناکامی اور دیگر کئی قسم کی تکالیف اور ابتلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ بھی سُنّت اللہ ہے کہ ایمان کو مضبوط کرنے اور اسے پرکھنے اور تکالیف پر صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ دُنیا میں ظاہر کرنے کے لئے ہر الٰہی جماعت کی شدید مخالفت ہوتی ہے۔ اسے مختلف قسم کی مصیبتوں، دُکھوں، ذلتوں اور ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے مگر ایک کامل مومن ہر مقام پر ہمیشہ ہی راضی بقضا رہتا ہے اور صبر و توکل علی اللہ اور کامل استقلال و استقامت دکھاتا ہے اور اپنے ایمان کے لحاظ سے مضبوط چٹان کی طرح ثابت قدم رہتا ہے۔ خواہ کس قدر خوفناک طوفان اٹھیں، تاریک آندھیاں آئیں، زلزلے آئیں، دُکھوں میں پیسا جائے وہ ہر ایک دُکھ خدا تعالیٰ کی خاطر برضاء و رغبت سہتا اور برداشت کرتا ہے اور اس کے دل میں کوئی ملال، کوئی انقباض اور کوئی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔ وہ ہر حال میں راضی بقضا رہتا ہے ؎

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے
(المصلح الموعودؓ)

پس ایک مومن ہر دُکھ، مصیبت اور آزمائش پر صبر و استقامت، جاں نثاری اور وفاداری کا دامن نہیں چھوڑتا اور اللہ تعالیٰ کی قضا پر خوش رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ محنت اور کوشش اور جدّ و جہد کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی یہ علامت بیان فرماتا ہے :-

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔
(سورہ فتح آیت ۳۰)

کہ مومن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں لگے رہتے ہیں۔

نیز فرمایا :-

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝
(سورہ لیل : ۲۱)

ہاں مگر اپنے عالی شان رب کی خوشنودی حاصل کرنا اس کا مقصود ہوتا ہے اور وہ یقیناً خدا ضرور اس سے راضی ہو جائے گا۔

چنانچہ خدا کی راہ میں دُکھوں اور مصائب کو برداشت کرتے ہوئے بشاشت سے قضاء و قدر پر راضی رہنے والے مومنوں کو دنیا و آخرت میں اپنی کامل رضا عطا فرمانے کا خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے :-

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
(توبہ : ۷۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑا انعام ہے جو اُن کو ملے گا اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا :-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔
(بیّنہ : ۹)

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر دُکھ و ابتلاء پر صبر و استقامت دکھانے اور راضی بقضا رہنے کے بارے میں فرماتے ہیں :-

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر وہ اپنی منوانا چاہتا ہے کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں پر کمی واقع ہوتی ہے۔ تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے۔ اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں خدا تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے۔ اس وقت خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اس وقت صادق اور مومن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراحِ صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے۔ کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ پس صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو بلکہ صبر کرنے والوں کو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جاوے بلکہ صبر اور استقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے۔ اہل اللہ کو نظر آ جاتا ہے کہ یہ کام ہونہار ہے۔ پس جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو دُعا کرتے ہیں ورنہ قضا و قدر پر راضی رہتے ہیں۔ اہل اللہ کے دو ہی کام ہوتے ہیں۔ جب کسی بلا کے آثار دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ قضاء و قدر اسی طرح پر ہے تو صبر کرتے ہیں......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کے ساتھ خدا نے دوستانہ معاملہ رکھا ہے کبھی ایک دوست دوسرے کی مان لیتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے اور دعا بندہ اور خدا میں بھاجی کی طرح ہے اگر انسان یہ سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کمزور رعایا کی طرح ہر بات مان لے تو یہ نقص ہے ماں بھی بچہ کی ہر بات نہیں مان سکتی کبھی بچہ آگ کی انگاریاں مانگتا ہے تو وہ روک دیتی ہے یا مثلاً آنکھیں دکھتی ہوں تو اسے زنک یا کوئی اور دوا ڈالنی ہی پڑتی ہے اسی طرح پر بچہ چونکہ تکمیل کا محتاج ہے اسے مادوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ صدق و وفا اور ثباتِ قدم میں کامل ثابت ہو ۔ ۔ ۔ ۔ قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ابتلاء آویں جیسے فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ یعنی کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف اٰمَنَّا کہنے سے چھوڑ دئے جائیں اور وہ فتنوں میں نہ پڑیں۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶۔ صفحہ ۳۸۷)

۵ ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
(المصلح الموعودؓ)

پس یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت ان کی صداقت اور سچائی کی ایک زبردست دلیل ہوتی ہے اور مخالفت الٰہی کامیابی حاصل کرنے کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے اور مخالفت بعض سست اور غافل افراد کو چست اور بیدار کرنے کا موجب ہوتی ہے اور ہر قسم کی ایذاء رسانی اور مخالفت پر اور ابتلاء اور رنج و مصیبت پر صبر و رضا وفاداری اور استقامت مومنوں کا شیوہ ہوتا ہے

۵ کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ عزت ہے نثار
(المسیح الموعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے رشتہ کا جو اس پاک ذات کیساتھ ہے سخت پاس ہوتا ہے وہ مولا کریم اس کے لئے غیرت رکھتا ہے اور اگر کوئی دکھ یا مصیبت اس کو پہنچتی ہے تو بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے۔ الغرض کوئی دکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سکھ اس کو دوبالا کرتا ہے ایسا سچا تعلق رحقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج و راحت عسر و یسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں ہوں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا۔ اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔ کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرام رضؓ کے تعلقات بھی آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کونسی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔

بیعت کرنا قربانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے۔ خواہ ذلت ہو۔ نقصان ہو کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ کسی کی پرواہ نہ کی جائے مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے اور ایک پُرامن زندگی بسر ہو حالانکہ انبیاء اور قطبوں میں مصائب آئے اور وہ ثابت قدم رہے۔ مگر یہ ہیں کہ ہر ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ یعنی کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ فقط کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دئے جاویں گے اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جاوے گا پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہیئے کہ جب تک آخرت کے سرمایہ کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پھٹکے میرے کنبہ کا نقصان نہ ہو میرے مال کا بال بیکا نہ ہو ٹھیک نہیں ہے۔ خود شرطِ وفا دکھلاوے اور ثابت قدمی و صدق سے مستقل رہے اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اسکی رعایت کرے گا اور ہر ایک قدم پر ان کا مددگار بن جاوے گا۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱)

یہ ایک حقیقت ہے کہ الٰہی جماعت کی مخالفت اس لئے ہوتی ہے کہ جب وہ اپنے لائحہ عمل اور پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرتی ہے اور اپنے دلائلِ قاطعہ اور براہین ساطعہ اور نشانات ربانیہ اور اخلاقِ عالیہ اور عقائدِ صحیحہ کے لحاظ سے لوگوں میں اثر و نفوذ پاتی ہے تو اس کے کئی حاسد اور متعصب لوگ پیدا ہو جاتے ہیں اُن کے دلوں میں اور اُن کی آنکھوں میں یہ بات چبھتی ہے کہ یہ چھوٹی سی جماعت (جو کمزور، بے کس اور بے بس سمجھی جاتی ہے) کیوں ترقیات کی طرف منازل طے کرتی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ مخالفین دلیل کا جواب دلیل سے دیں اور عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کریں وہ اپنی اکثریت اور مال و دولت کے گھمنڈ میں جبر و تشدد ظلم و ستم، جلاؤ گھیراؤ، مارپیٹ قتل و غارت سے الٰہی تحریک کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ اسکے مقابل پر مومن ان کی ایذاء رسانی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنی منزل کی طرف بے خوف و خطر رواں دواں رہتے ہیں۔

۵ مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
(المسیح الموعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" اگر جاں نثاری سے دریغ کرتا ہے تو خوب جان لے کہ وہ سچا مسلم نہیں ہے خدا تعالیٰ چاہتا کہ بے حد اطاعت ہو۔ اور پوری عبودیت کا نمونہ دکھاوے یہاں تک کہ آخری امانت جان بھی دیدے۔ اگر بخل کرتا ہے تو پھر سچا مومن اور مسلم کیسے ٹھہر سکتا ہے؟ لیکن اگر وہ جانبازی کرنے والا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو بڑا ہی پیارا اور محبوب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے صحابہؓ نے بھی کیا "

(ملفوظات احمدیہ جلد ۶ صفحہ ۳۸)

انسان کمزور ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائینگی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے "

(ملفوظات احمدیہ جلد ۶ صفحہ ۲۸۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل بابرکات دعائیں کیا کرتے تھے۔

۱۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں " (ملفوظات احمدیہ)

۲۔ اے خدا میں تم سے پیار کرتا ہوں اور تیری رضا کا طالب ہوں تو مجھے اپنی رضا کے انتہائی مقام تک پہنچا "

۳۔ اے رب العلمین میں تیرے احسانوں کا شکر نہیں کر سکتا تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں اور میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما۔ رحم فرما رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں، جلسہ میں شمولیت کیلئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں، وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کرکے اکٹھے سفر کریں، تا سفر میں سہولت رہے۔ اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے، اس سے بھی مستفیض ہوں۔

(۲) اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں، جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان۔ کپڑے یا زیور نہ لائیں۔

(۳) اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لیئی سے چسپاں کر دیں۔

(۴) گاڑی میں چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

(۵) بچوں کو زیور نہ پہنائیں، بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

(۶) اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں۔ اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈالدیں یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

(۷) آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کو حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں۔ اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی دقت پیش آئے، تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔

(۸) جہاں آپ کا قیام ہو، جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کرکے جائیں نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

(۹) ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت۔ اسٹیشن پر۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو۔ پوری تسلی اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔

(۱۰) اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں، نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں عام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔

(۱۱) مستورات کو چاہیئے کہ سفر دحضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

(۱۲) دورانِ قیام ربوہ، پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

(۱۳) اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی و محبت سے اُسے سمجھائیں۔

(۱۴) سفر کے دوران متواتر استغفار درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی، پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(۱۵) جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

(۱۶) جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں، تقاریر کے دوران بازاروں اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(۱۷) امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے۔ اس لئے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

(۴۲) پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب ڈاکٹر محمد اقبال خان صاحب ۲۲۴ برکت پورہ لائلپور نے لکھا:۔ "(بواسیر کیلئے) اپنے بعض مریضوں کو پائلز کیور (PILESCURE) استعمال کروائی جس کا نتیجہ خاطر خواہ نکلا"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً دردوں کیلئے پینز کیور وغیرہ۔ فی کورس ۱۰/-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۱۸ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

بچوں، عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید

قیمت فی شیشی پچھتر پیسے۔ ڈیڑھ روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون ۵۳۸

دیدہ زیب ریشمی و سُوتی ملبوسات

آئرش لیلن۔ سفینی۔ جین۔ ولی شفون۔ ولی فلیٹ۔ فلیٹ کریپ۔ زینت کریپ۔ ٹائیٹریکس T.K پلین و پرنٹ ساٹن و کیمرک پرنٹ۔ یونیورسل۔ پاکستانی سمر۔ فلالین۔ پٹے بوائے۔ جارجٹ شفون و دیگر اقسام کے سُوتی و ریشمی ملبوسات خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبد المومن مومن کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

اعلانِ نکاح

عزیزم مکرم شاہ محمد صاحب حامد گوندل ولد میاں ملا خاں صاحب ساکن دولت پور حال کارکن تحریک جدید کے نکاح ہمراہ مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کا اعلان محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد گنبداں والی دارالیمن میں فرمایا۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ قرار پایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین (نسیم سیفی ربوہ)

سالِ نو اور تجنید

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے پُر زور التماس ہے کہ سالِ نو کا آغاز تجنید کی تکمیل سے کریں۔ فہرست تجنید کے فارم از سرِ نو پُر کروا کر جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں اور یہ خیال رکھیں کہ مجلس کا کوئی خادم حلقۂ تجنید سے باہر نہ رہ جائے۔ یہ کام ۲۰ فتح (دسمبر) سے قبل مکمل ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زد جام عشق

خالص اجزاء سے تیار مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ پٹھوں اور جسمانی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔ مکمل کورس -/۲۵ روپے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

پم انٹی پمپل ٹیبلٹ

جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ خون صاف کرکے کیل۔ پھنسیاں۔ داغ دھبے دُور کرکے رنگت نکھارتی ہیں۔ قیمت چار روپے۔

"المنار" دواخانہ ربوہ

ننھا:۔ بچوں کو صحت مند اور توانا رکھتا ہے۔ اسہال، بدہضمی کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت -/۳ روپے۔ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• حادثہ میں دو افراد جاں بحق

دیپالپور ۳ر دسمبر۔ ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آکر دو افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ دو زخمیوں کی حالت انتہائی نازک بیان کی جاتی ہے

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• حادثہ میں دو نوعمر لڑکے ہلاک

سیالکوٹ ۳ر دسمبر۔ گزشتہ روز ٹرک کے حادثہ میں چچا زاد بھائی سلیم اور جمیل ہلاک ہو گئے۔ مبینہ واقعات کے مطابق محلہ آبکاری کوٹ بنناں روڈ پر منیر احمد اپنے نوعمر بھتیجوں کو اپنے سائیکل پر لے جا رہا تھا کہ اچانک عقب سے ایک تیز رفتار ٹرک نے اسے ٹکر ماری جس سے سلیم موقع پر ہلاک ہو گیا جبکہ جمیل کو طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ راستے ہی میں انتقال کر گیا۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• ٹرک کی زد میں آکر ہلاک

کھاریاں ۳ر دسمبر۔ محمد اکبر نامی ایک شخص ٹرک نمبر آر آئی سی ۸۰۸۰ کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• ٹرک اور رہڑوں کا تصادم

منڈی بہاؤالدین ۳ر دسمبر۔ منڈی بہاؤالدین سے نو میل دور منڈی بہاؤالدین گجرات روڈ پر ڈیرہ میانہ کے نزدیک ایک تیز رفتار ٹرک اور خچر رہڑوں کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجہ میں تین رہڑہ بان شدید زخمی ہو گئے۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• نوعمر بچہ زخمی ہو گیا

منڈی بہاؤالدین ۳ر دسمبر۔ پھالیہ سے قریباً ڈیڑھ میل دور سیم نالہ کے پل پر ایک نوعمر بچہ آزاد بس کی زد میں آکر زخمی ہو گیا۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کھاریاں کے کمرۂ عدالت میں آتشزدگی۔

کھاریاں ۳ر دسمبر۔ گزشتہ شب کھاریاں کچہری میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ شیخ احسن بشیر کی عدالت میں آگ لگنے کی وجہ سے عدالت کا کمرہ جل گیا۔ چھت گر گئی اور تمام ریکارڈ جل گیا۔ صرف ایک سو فائلیں ملبے کے نیچے دب جانے کی وجہ سے جلنے سے بچ گئیں۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• دو کاروں کی چوری

لاہور ۳ر دسمبر۔ واپڈا ہاؤس اور پنجاب یونیورسٹی سے گزشتہ روز دو کاریں چوری ہو گئیں۔ سول لائنز اور پرانی انارکلی میں مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ (مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• ہزاروں روپے اور دس تولے سونا چوری

لاہور ۳ر دسمبر۔ ایس منیر لمیٹڈ کے پٹرول پمپ کے سیف سے گزشتہ روز نامعلوم افراد ساڑھے دس ہزار روپے کے کرنسی نوٹ اور دس تولے کے زیورات چرا کر لے گئے۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• زیورات اور نقدی پر ڈاکہ

دیپالپور ۳ر دسمبر۔ دیپالپور کے نواحی گاؤں میں ڈاکوؤں نے ایک شخص کو ہزاروں روپے کے زیورات اور نقدی سے محروم کر دیا۔ ڈاکوؤں نے گھر میں داخل ہوتے ہی ریوالور خوشی محمد کے سینے پر رکھ کر کہا کہ اپنے گھر کا تمام قیمتی اثاثہ نقدی اور زیورات نکال دو ورنہ جان سے مار دیں گے۔ خوشی محمد کی مزاحمت کے باوجود ڈاکو تمام نقدی اور زیورات اٹیچی کیس سے نکال کر لے گئے۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• دس تولے کا طلائی کڑا غائب

لاہور ۳ر دسمبر۔ چوک میو ہسپتال کے فٹ پاتھ پر گزشتہ روز باغ گل بیگم کی ایک خاتون شیریں بیگم دس تولے کے ایک طلائی کڑے سے محروم ہو گئی۔ شیریں بیگم فٹ پاتھ سے بچوں کے سویٹر خرید رہی تھی جہاں کسی نے اس کی کلائی سے طلائی کڑا اتار لیا۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• پستول دکھا کر راہگیر کو لوٹ لیا

دیپالپور ۳ر دسمبر۔ دیپالپور کے نواحی علاقہ دساویوالہ میں تین نامعلوم رہزنوں نے ایک آدمی کو پستول دکھا کر ڈھائی ہزار روپے چھین لئے۔

(مساوات ۴ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

• چائے کی پیالی پر فساد

وزیر آباد ۴ر دسمبر۔ آج یہاں ایک قہوہ خانہ میں گاہکوں اور دکان دار کے ملازموں میں تلخ کلامی ہو گئی جس سے نہ صرف دکان کا بہت سا فرنیچر ٹوٹ گیا بلکہ متعدد افراد بھی زخمی ہو گئے۔ دکان دار نے گاہک کو چھوٹی پیالی میں چائے دی تھی اور اسکے نرخ وہی لگائے تھے جو بڑی پیالی میں چائے دینے کے ہوتے ہیں۔ اس پر تلخ کلامی ہوئی جو بڑھتے بڑھتے ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ فریقین نے کرسیاں چلائیں جس کے نتیجہ میں دکان کا تمام فرنیچر بھی ٹوٹ گیا۔ اس فساد کی وجہ سے بعض راہگیروں کو بھی چوٹیں آئیں۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۵ر دسمبر ۷۴ء صٓ)

بڑی عید پر ربوہ میں قربانی کرنیوالے احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر

(۱) جو احباب جماعت بڑی عید کے موقع پر ربوہ میں قربانی کروانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ قربانی کے لئے رقوم جلد از جلد بھجوا دیں تا قربانی کے جانور بروقت خریدے جا سکیں۔

• بکرے کی صورت میں ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے۔

• گائے کی صورت میں ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے فی حصہ۔

(۲) جو احباب قربانی کے جانور جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد کرنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بارہ میں جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

نیز جانور ربوہ بھجوانے کا پختہ انتظام کر لیں۔ ۱۵ر دسمبر سے ۲۴ر دسمبر تک جس وقت سہولت ہو جانور ربوہ بھجوا دئے جائیں۔ (ناظر ضیافت)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد افضل صاحب منہاس ریٹائرڈ اسسٹنٹ رجسٹرار ہائیکورٹ، پریذیڈنٹ حلقہ اسلامیہ پارک گزشتہ جمعہ یعنی ۲۳ر نومبر کو صبح ½۸ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت دیانتدار۔ شریف النفس اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ انہوں نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد اکرم منہاس ۱۶ ٹی گلبرگ II لاہور)

درخواستِ دُعا

(۱) میرا بھانجہ عزیز عبدالرشید احمد کی صحت کے متعلق کراچی سے اطلاع آئی ہے کہ عزیزم کو سخت کمزوری ہو چکی ہے اور ساتھ ٹائیفائیڈ بھی ہو گیا ہے حالت بڑی تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(۲) نیز میری والدہ صاحبہ اہلیہ ملک الطاف الرحمٰن خان صاحب دستگیر کالونی کراچی آجکل صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ ملک سعید احمد الفردوس بوٹ ہاؤس۔ ٹلہار ضلع حیدرآباد)

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ طلعت طاہرہ ورک ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحتیابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایانہ احمد ورک۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے دوستوں سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴